يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى
(اے لوگوں جو ایمان لائے ہو! اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور اذیت دے کر ضائع نہ کرو)

یہاں دوبارہ تاکید کے لیے احسان جتانے اور اذیت دینے کے لیے صدقہ کرنے والوں کی بات کی گئی۔ مومنوں سے کہا جارہا ہے کہ تم احسان جتا کر اور اذیت دے کر اپنے صدقات ضائع نہ کرو۔ یعنی اپنے اجر کو ضائع نہ کرو۔
یہاں فی سبیل اللہ نہیں کہا گیا بلکہ صَدَقَات کی بات کی گئی یعنی ہر طرح کے صدقات جو کسی کے دنیا کے فائدے کے لیے ہو یا دین کے فائدے کے لیے ہو۔ صدقات سے مراد صرف مال ہی نہیں بلکہ صلاحیتیں بھی جو اللہ کے راستے میں استعمال کی جائے جیسے دین کی تعلیم دینا بھی صدقے میں شامل ہے۔

كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ
([اپنے صدقات کے اجر کو ضائع نہ کرو] اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتا ہے)

اگر کوئی صدقات دے کر احسان جتاتا ہے اور تکلیف دیتا ہے تو وہ اس سے کچھ مختلف نہیں ہے جو دکھاوے کے لیے صدقہ کرتا ہے۔ اسکی مثال ریاءکار شخص کی طرح ہی ہے۔
جسطرح ریاءکار کی نیت غلط ہوتی ہے اِسی طرح اِن کا رویہ غلط ہوتا ہے اگر صدقہ دیتے وقت نیت اور رویہ غلط ہو تو صدقے کا اجر ضائع ہوجاتا۔ آجکل لوگ صدقہ دیتے وقت تصویریں کھینچتے ہیں اور اخباروں میں شائع کرتے ہیں۔ اسطرح یہ ریاءکار غریبوں پر احسان بھی جتا رہے ہوتے ہیں اور اذیت بھی دے رہے ہوتے ہیں۔ وہ غریب کی عزت کا خیال نہیں رکھتے۔

صدقے کو ضائع کرنے والی چیزیں:
1) مَنّ (احسان جتلانا) 2) اَذٰی (تکلیف دینا) 3) رِئَاء (دکھاوا کرنا)

منافق ریاکاری کے لیے صدقہ کرتا ہے۔ ایسے صدقے کو اللہ قبول نہیں کرتا۔

بخاری: نبیؐ نے فرمایا "(کسی نیک کام کے نتیجے میں) جو شہرت کا طالب ہو، اللہ تعالیٰ اُسکی بدنیتی قیامت کے دن سب کو سنا دیگا۔ اِسی طرح جو کوئی لوگوں کو دکھانے کے لئے نیک کام کریگا اللہ بھی قیامت کے دن اُس کو سب لوگوں کو دکھلا دیگا۔"

مسلم: رسولؐ نے فرمایا "قیامت کے دن پہلا شخص جسکا فیصلہ کیا جائیگا وہ ایک شہید ہوگا۔ اُسے اللہ تعالیٰ کے ہاں لایا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتوں کا تعارف کرائیگا اور وہ اعتراف کریگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا 'تو پھر تم نے کیا عمل کیا؟' وہ کہے گا: 'میں تیری راہ میں لڑتا رہا حتیٰ کہ شہید ہوگیا'۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گے: 'جھوٹ کہتے ہو۔ تم تو اسیلے لڑتے رہے کہ لوگ تمہیں بہادر کہیں اور وہ دنیا میں کہلوا چکے'۔ پھر اللہ فرشتوں کو حکم دیگا جو اُسے گھسیٹتے ہوئے جہنم میں جا پھینکیں گے۔ پھر ایک اور شخص کو لایا جائیگا جس نے دین کا علم سیکھا اور لوگوں کو سکھایا اور قرآن پڑھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ اُسکو اپنی نعمتوں کا تعارف کرائیگا اور وہ اعتراف کریگا۔ پھر اللہ تعالیٰ اُسے پوچھے گا 'پھر تو نے کیا عمل کیا؟' وہ کہے گا: 'میں نے خود علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور قرآن پڑھتا اور پڑھاتا رہا'۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا: 'جھوٹ کہتے ہو۔ تم نے تو علم اسیلے سیکھا تھا کہ لوگ تمہیں عالم کہیں اور قرآن اسیلے پڑھتا تھا کہ لوگ تمہیں قاری کہیں اور تمہیں دنیا میں عالم اور قاری کہا جا چکا'۔ پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیگا جو گھسیٹتے ہوئے جہنم میں جا پھینکیں گے۔ پھر ایک اور شخص کو لایا جائیگا جسے اللہ نے ہر قسم کے مال سے نوازا تھا۔ اللہ اُسے اپنی نعمتوں کا تعارف کرائیگا اور وہ اعتراف کریگا۔ پھر اللہ اُس سے پوچھے گا: 'پھر تو نے کیا عمل کیا؟' وہ کہے گا: 'میں نے ہر اس راہ میں مال خرچ کیا جس میں تو پسند کرتا تھا'۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا: 'جھوٹ کہتے ہو تم۔ تم تو اسیلے خرچ کرتے تھے کہ لوگ تمہیں سخی کہیں اور وہ تم کو دنیا میں کہا جا چکا'۔ پھر فرشتوں کو حکم ہوگا جو اُسے گھسیٹتے ہوئے جہنم میں جا پھینکیں گے۔"

دکھاوے کے لیے اپنی جان، صلاحیتیں (دوسروں کو علم سکھانے والے)، اپنا مال خرچ کرنے والوں کے سارے صدقات ضائع ہوگئے۔ انکی نیت دنیا میں حقیر شہرت حاصل کرنے کی تھی یا لوگوں سے شکریہ چاہنا تھی یا اپنے آپ کو سخی کہلوانا تھا۔ صدقہ کرنے کی جو بھی نیت تھی وہ دنیا میں دی گئی۔ وہ صرف لوگوں کو دکھانے کے لیے، لوگوں کو خوش کرنے کے لیے اپنے عمل کا فوری اجر اِس دنیا میں چاہتا ہے۔

وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
(اور وہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتا)

اگر وہ صحیح میں اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے تو صدقات لوگوں کے لیے نہیں بلکہ اللہ کے خاطر دیتے۔ کیونکہ وہ اللہ سے اجر چاہتے، لوگوں سے نہیں۔ انھیں یقین ہوتا کہ آخرت میں یہ اجر سات سو گنا یا اس سے زیادہ بڑھ کر ملے گا۔ وہ لوگوں سے امید نہیں رکھتے اور ویسے بھی کوئی بھی انسان اُتنا بڑھا کر تو دے ہی نہیں سکتا جتنا اللہ بڑھا کر دینے والا ہے۔ ایسے لوگوں کو آخرت میں یقین ہوتا ہے

دکھو علماء نے اسکی تفسیر میں کہا کہ غیر مسلم (جو اللہ اور آخرت پر ایمان نہیں لاتا) کا صدقہ جسطرح ضائع ہوتا ہے اِسی طرح احسان جتانے اور تکلیف دینے والے کا بھی صدقہ ضائع ہوجاتا ہے۔ اِس بارے میں دونوں (منافق اور کافر) میں کوئی فرق نہیں۔
ویسے بھی ایسے لوگوں کو اللہ سے اجر پانے کی کوئی امید ہی نہیں ہوتی اور اُسکی نیت بھی نہیں ہوتی کہ اِس کا اجر مجھے اللہ سے چاہیے۔

فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا
([ریاءکاری کرنے والے] کی مثال چکنے پتھر کی سی ہے جس پر مٹی پڑی ہو۔ پھر اُس پر زور کی بارش ہو تو [ساری مٹی بہ جائے اور] صاف چٹان رہ جائے)

صفوان (ص ف و): اِس کا واحد صَفْوَانَةٌ ہے۔ ایسا پتھر جو ملائم اور چکنا ہو۔
الصفاء کا معنی کسی چیز کا ہر آمیزش (adulteration) سے پاک اور صاف ہونا یعنی خالص۔
اِس کا مطلب خالص چٹان جس میں مٹی وغیرہ نہ ہو۔
جیسے گرینائٹ (Granite) یا سنگِ مرمر (Marble) جو چمکدار اور چکنے ہوتے ہیں۔
ایسے پتھر پر تھوڑی بھی مٹی پڑ جائے تو وہ ظاہر نظر آنے لگتی ہے۔ تو اِسی پتھر کی مثال دی گئی۔ کسی اور پتھر کی مثال نہیں دی گئی یا کسی پہاڑ کی مثال نہیں دی گئی۔

کہا گیا ریاءکار شخص کی مثال اُس چکنے پتھر کی طرح ہے جس پر مٹی پڑی ہو۔ اِسے ایسے تصور کرے جیسے ایک بڑی چٹان پہاڑ کے تہہ میں ہے۔ اور پہاڑ نرم مٹی والا ہے۔ پھر سیلاب یا زلزلوں کی وجہ سے لینڈ سلائیڈ (Landslide) ہوجائے اور پہاڑ کی مٹی نیچے گر کر چٹان کو ڈھانپ لے۔ جب کوئی وہاں سے گزرے تو اُسے چٹان نظر نہ آئے بلکہ اُسے ایسے لگے یہ مٹی ہی ہے اور کوئی اُسے مٹی سمجھکر اُس پر پودے لگائے۔ پھر زوردار بارش لگے۔

وَابِلٌ (و ب ل): زوردار بارش، بڑے بڑے اور وزنی قطروں والی بارش

جب زوردار بارش ہوگی تو چٹان پر پڑی مٹی کو دھو دیگی۔ بارش مٹی کو بہا کر لے جائیگی اور اُس چٹان کو صاف اور چکنا چھوڑ دیگی۔

صَلْدًا (ص ل د): چکنا چمکدار پتھر جس پر کچھ نہ اگے۔
اِسی سے رَأْسٌ صَلْدٌ ہے یعنی وہ سر جس پر بالکل بال نہ ہوں۔

یہ مثال دے کر اِس بات کو سمجھایا گیا کہ جسطرح چٹان کو مٹی سمجھکر پودا اگایا لیکن بارش جو اللہ کے حکم سے برستی ہے اُس نے سب کچھ بہا دیا اِسی طرح کسی نے اگر غلط نیت سے کوئی صدقہ کیا جیسے ریاءکاری کرنے کے لیے صدقہ دیا، یا صدقہ دیتے وقت یا دینے کے بعد غلط رویہ اختیار کیا جیسے احسان جتایا یا مانگنے والوں کو تکلیف دی تو جو صدقہ کیا تھا وہ ایسے تھا جیسے اسکے نیچے چٹان تھی جسکی وجہ سے وہ پودا ٹِک (Sustainable) نہیں سکتا۔ اِسی طرح جب قیامت ہوگی تو سارا صدقہ ضائع ہوگا۔ اُس کا کچھ بھی اجر نہیں ملے گا۔

لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا
(وہ [ریاکار] جو نیکی کرتے ہیں، اس سے کچھ بھی انکے ہاتھ نہیں آتا)

یہاں كَسَبُوْا لفظ اہم ہے۔ کیونکہ اِس سے پہلے حَبَّةٍ (بیج) کی مثال دی گئی تھی (آیت: 261 میں)۔ بیج خود سے نہیں اُگتے بلکہ اسکے لیے کچھ کام کرنے ہوتے ہیں (پانی ڈالنا، کیڑے مکوڑوں سے حفاظت کرنا...)۔ اور پودے تیار ہونے کے بعد کٹائی بھی کرنی ہوتی ہے۔ ورنہ فصل برباد ہوجاتی ہے۔ محنت ضائع ہوتی ہے۔ اِسی طرح کچھ لوگ دین کے کام کے لیے سخت محنت کرتے ہیں۔ وہ اپنا مال، اپنی صلاحیتیں اور اپنا وقت لگاتے ہیں لیکن اُس کا ثواب احسان جتا کر، تکلیف دے کر اور ریاکاری کرکے ضائع کردیتے ہیں۔
انھیں ثواب حاصل کرنے کی امید ہوتی ہے لیکن وہ ساری نیکیاں انکے ہاتھ نہیں آتی۔
وہ ثواب حاصل کرنے کی قدرت نہیں رکھتے اس سے جو انھوں نے عمل کئے ہوئے ہوتے ہیں۔
ایک اور تفسیر کی گئی کہ ریاکار کے پاس جو مال ہوتا ہے اس پر وہ کچھ قدرت نہیں رکھتے کیونکہ وہ مال اللہ کی ملکیت ہے۔ اور مال اللہ کا احسان ہے۔ اسیلے لازم تھا کہ اللہ کے اس احسان کا شکر کرتے۔ اور وہ اس مال کو احسان جتلانے، تکلیف پہنچانے اور ریاکاری کے بغیر خرچ کرتے تاکہ انھیں اُس صدقے کا ثواب ملتا۔ یعنی جو انھوں نے محنت کی، جو انھوں نے وقت لگایا اور جو انھوں نے خرچ کیا۔ اُس کا جو وہ نتیجہ چاہتے تھے، وہ کچھ بھی حاصل نہیں ہوا۔

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ
(اور اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا)

کفر کا ایک معنی ہوتا ہے انکار اور دوسرا معنی ہوتا ہے ناشکری۔ یہاں کافر ناشکرے اور نعمت کے انکاری کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔
جو شخص اللہ کی دی ہوئی نعمت کو اسکے راستے میں اُسکی رضا کے لیے خرچ کرنے کے بجائے لوگوں کو خوش کرنے کے لیے خرچ کرتا ہے یا اللہ کے راستے میں اگر کچھ مال دیتا بھی ہے اور نیت اللہ کو خوش کرنے کی بھی ہے لیکن احسان جتلانے لگتا ہے اور اذیت دینے لگتا ہے تو ایسا شخص کبھی بھی سیدھے راستے پر نہیں ہوسکتا۔ وہ اُسکا کوئی اجر و ثواب حاصل نہیں کرسکتا۔ کیونکہ وہ اللہ سے نہیں بلکہ لوگوں سے امید رکھتا ہے۔

احسان جتلانا، اذیت دینا اور ریاکاری کرنا مومن کا شیوہ نہیں ہوتا۔ ایمان کے ساتھ یہ چیزیں زیب ہی نہیں دیتی۔ یہ مومنوں کی خصوصیات نہیں بلکہ کافروں کی خصوصیات ہیں۔
ایسے لوگوں کو توفیق نہیں ملتی کہ وہ اللہ کے لیے کوئی کام کرسکے۔

کافر کا ایک اور معنی چھپانے کے بھی ہے یعنی کسی چیز کو اندر چھپانے والا۔ جیسے بیج کو زمین میں چھپانا۔ اِسی طرح ریاکار شخص غلط نیت اپنے اندر چھپا رہا ہوتا ہے۔